

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینوں کی بنیاد مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار ہیں، جنہیں نومبر 2021ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔ چنانچہ رپورٹ میں جنوری 2022ء میں بڑے پیمانے پر اشیا زنی اور جی ڈی پی کی بیس میں تبدیلی شامل نہیں کی گئی۔

1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

پہلی سہ ماہی	م 21ء	م 22ء	شرح نمو (فیصد)
ایل ایس ایم ¹	4.5	5.1	
قومی صارف اشاریہ قیمت ¹	8.8	8.6	
نئی شعبے کا قرضہ ²	-1.1	3.0	
رشد زر (ایم ٹی) ³	1.2	0.6	
برآمدات ³	-10.7	35.1	
درآمدات ³	-5.7	64.4	
کارکنوں کی ترسیلات ³	31	12.5	
شرح مبادلہ ²	1.4	-7.7	
نیکس حاصل ایف بی آر ³	4.8	38.3	
پالیسی ریٹ ³	7.0	7.25	
ادب ڈالر			
اسٹیٹ بینک زر مبادلہ ذخائر ³	12.2	19.3	
جاری کھاتے کا توازن ³	0.9	-3.4	
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی توازن ³	-1.0	-0.8	
بنیادی توازن ³	0.5	0.3	
جاری کھاتے کا توازن ³	1.2	-4.2	
¹ مدتی اوسط دوران مدت اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں آخر مدت			

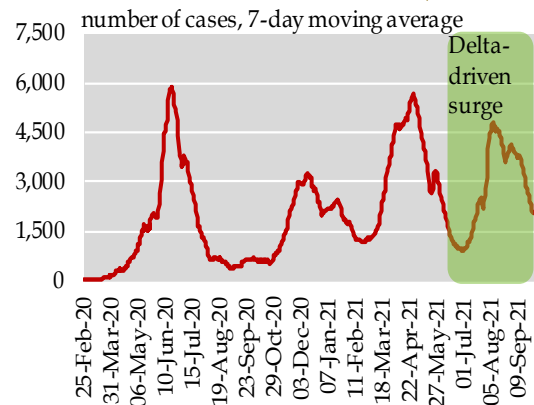
ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ 3 اسٹیٹ بینک؛ 2 وزارت خزانہ

بہر کیف، معاشی سرگرمیاں بڑی حد تک بلا قفل جاری رہیں۔ جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، پالیسی میں بلند نمو کے حصول کے لیے از سر نو توجہ دی گئی جیسا کہ مالی سال 22ء کے بجٹ میں اخراجات کی ترجیحات کے توسط سے کہا گیا ہے۔ نیز زری حالات گنجائشی رہے۔ سہ ماہی کے بیشتر عرصے کے دوران پالیسی ریٹ پست برقرار اور وبا کے بعد کی سطح پر رکھا گیا جبکہ برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور معینہ سرمایہ کاری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) دونوں

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی معیشت نے مالی سال 21ء کی نمو کی رفتار قائم رکھی (جدول 1.1)۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں وسیع البنیاد توسیع اور خریف کی بہتر فصلوں سے سازگار رسدی حرکیات کی عکاسی ہوئی۔ طلبی حوالے سے بھی تیزی رہی کیونکہ عارضی صارفی مصنوعات اور کاروں کی فروخت، درآمدی حجم، توانائی کے خرچ اور صارفی مالکاری سب کے رجحانات مضبوط رہے۔ معاشی سرگرمی میں تیزی نے بلند نیکس حاصل میں بھی حصہ ڈالا جس کے مالیاتی پوزیشن کے لیے مثبت مضمرات تھے۔ تاہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں اضافے کے باعث نمو کی بحالی کے ساتھ ساتھ مہنگائی کا دباؤ اور جاری کھاتے کا خسارہ بھی بڑھا۔

اس سبب سے پالیسی سازوں کو مشکل ماحول درپیش تھا۔ تشویش کا بنیادی پہلو جاری معاشی رفتار میں قفل سے بچنا تھا خصوصاً دوران سہ ماہی ملک کے اندر اور عالمی سطح پر ڈیلٹا ویرینٹ کی بنا پر کووڈ 19 کی چوتھی لہر کے پھیلاؤ سے پیدا ہونے والی غیر یقینی کیفیت میں اضافے کے پیش نظر (شکل 1.1)۔ کچھ برہدف مائیکرو لاک ڈاؤن بھی لگائے گئے۔

شکل 1.1: پاکستان میں کووڈ 19 کے روزانہ کیسز کا رجحان



Source: World Health Organization

مسلل مضبوط، دو ہندسی سال بسال نمو کا مظاہرہ کرتے رہے۔ بجلی کی پیداوار کے لحاظ سے توانائی کا خرچ بھی پچھلے برس کی سطح سے بڑھ گیا۔ اگرچہ کم ہوتے ہوئے اساسی اثرات کی بنا پر گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں ان اظہار یوں کی نمو کی رفتار میں کمی دیکھی گئی تاہم سرگرمیاں اب بھی بلند سطح پر تھیں۔

ستے قرضے کی دستیابی نے صنعتی سرگرمیوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ سہولت خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ماحول میں اہل فرموں کی جاری سرمائے کی بلند ضروریات پوری کرنے کے حوالے سے اہم ثابت ہوئی۔ خاص طور پر برآمدی ٹیکسٹائل شعبے میں ایسا ہوا جنہیں بلند بیرونی طلب اور درآمد شدہ کپاس کی بلند قیمتوں کا سامنا تھا۔ ساتھ ہی ٹیکسٹائل اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں استعداد کے اضافے معینہ سرمایہ کاری قرضے کے استعمال کا محرک بنے اور سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل فرموں کی طویل مدت قرض گیری میں بڑا حصہ طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) اور عارضی معاشی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کا تھا۔

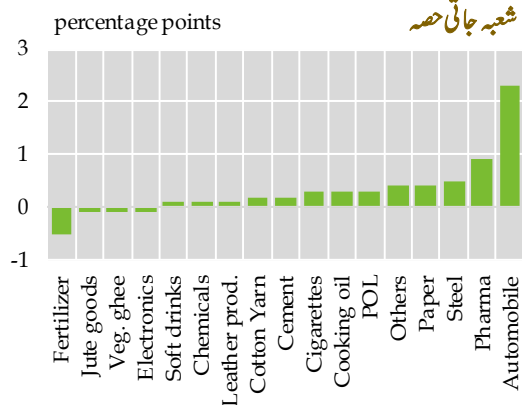
معاشی سرگرمیوں میں اضافے اور بڑھتی ہوئی درآمدات کے ٹیکس محاصل کے لیے سازگار مضمرات تھے جس نے نمو کی جانب مائل بجٹ کے باوصف مالیاتی یکجائی برقرار رکھنے میں مدد دی۔ بلند ترقیاتی اخراجات، کووڈ 19 کی ویکسین کی خریداری اور بجلی کے شعبے کی زراعت کے باعث سہ ماہی میں غیر سودی اخراجات خاصے بڑھ گئے۔ یہ خرچ کرنے کے لیے مالیاتی گنجائش جزوی طور پر ایف بی آر ٹیکس وصولی سے دستیاب ہوئی۔ مالیاتی پوزیشن کو سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں کمی سے بھی کافی فائدہ ہوا جس سے قلیل مدتی اور طویل مدتی آلات دونوں کی پست شرحوں کے توسط سے ملکی قرض پر پست ادائیگیوں میں عکاسی ہوئی۔ ڈیٹ سروس سس پنشن انی شپ ٹو (ڈی ایس ایس آئی) یعنی واپسی قرض قسط اقدام کے تسلسل کے ساتھ لا بور جیسے عالمی شرح سود کے نشانیوں کی پست سطحوں کی بنا پر بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں کم ہو گئیں۔

نتیجے کے طور پر بنیادی توازن فاضل ہی رہا گو کہ فاضل کا حجم پچھلے سال سے کم تھا۔ خاص طور پر مالیاتی خسارہ گزشتہ سال جی ڈی پی کے 1.0 فیصد سے گھٹ کر 0.8

قائم رہیں تاکہ فرموں کی جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس امر کو یقینی بنانے کے علاوہ کہ نمو کی بحالی ڈیٹا ویرینٹ سے پیدا کردہ غیر یقینی کیفیت کے باوجود صحیح راہ پر گامزن رہے، اس پالیسی تعاون سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں اضافے کی بنا پر خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کا سامنا کرنے والی فرموں کو کچھ تقویت ملی۔

اس پالیسی تعاون سے صنعتی شعبے کو بہت فائدہ ہوا، رسد کی حرکیات بہتر ہوئیں جیسا کہ ایل ایس ایم کے گزشتہ سال سے زیادہ رفتار سے بڑھنے سے عکاسی ہوتی ہے۔ مالیاتی تعاون سے جن صنعتوں کو براہ راست فائدہ ہوا۔ جیسے گاڑیاں (فروخت اور درآمد شدہ سامان پر ٹیکس میں کمی) اور تعمیرات سے منسلک شعبے (سینٹ کی فروخت پر ٹیکس میں کمی)۔ سوہ ان شعبوں میں شامل تھیں جن کی اس سہ ماہی کے دوران بلند پیداواری نمو ہوئی (شکل 1.2)۔ نیز خریف کی تین بڑی فصلوں۔ چاول، گنا اور کپاس کے ابتدائی تخمینوں سے حوصلہ افزا زرعی سرگرمی ظاہر ہوتی ہے۔ بہتر زرعی پیداوار میں مارکیٹ کی بلند قیمتوں، سازگار موسمی حالات اور فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقوں سب نے کردار ادا کیا۔

شکل 1.2: م 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم نمو میں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

طلب کے حوالے سے سہ ماہی کے دوران کھپت میں مسلسل اضافے کے ساتھ ساتھ پیداوار میں اضافہ ہوا۔ بلند تعدد کے معاشی اظہار، جیسے کاروں اور عارضی صارفی مصنوعات کی فروخت، صارفی مالکاری اور پیٹرولیم مصنوعات،

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی ادائیگیوں کو خاصا بڑھا کر بیرونی کھاتے پر دباؤ ڈالنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہ ایک ایسے وقت ہوا جب ملک کی توانائی نیز غیر توانائی مصنوعات کی درآمدی طلب مضبوط صنعتی سرگرمیوں کی وجہ سے پہلے ہی بلند سطح پر تھی۔ سرمایہ جاتی سازوسامان کی درآمد سے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ برآمدی وصولیوں میں نمایاں اضافے کے باوجود جو 7 ارب ڈالر کے نشان سے تجاوز کر گیا۔ درآمدی ادائیگیوں میں اضافہ اتنا زیادہ تھا کہ مرچنڈائز تجارتی خسارے میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ یہ خسارہ جزوی طور پر کارکنوں کی ترسیلات زر (جو سہ ماہی کے ہر مہینے میں 2 ارب ڈالر سے تجاوز کرتی رہیں) میں اضافے سے پورا کیا گیا۔ نتیجتاً مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 3.4 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.9 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔ جاری کھاتے میں ادائیگی کا یہ دباؤ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ میں بھی منعکس ہوا جو سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں 7.7 فیصد گھٹ گئی۔

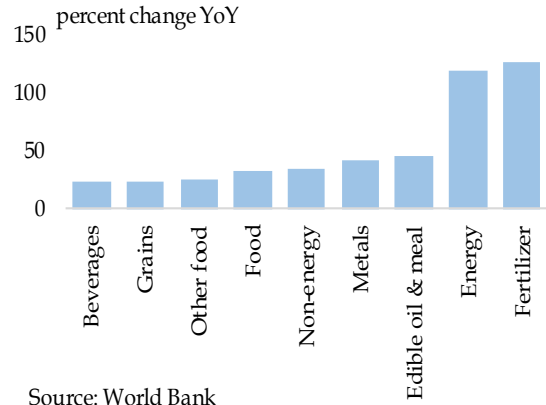
بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے باوجود ملک کے بیرونی بفر زسہ ماہی کے دوران صحیح سلامت رہے۔ اس کا بڑا سبب کافی زیادہ بیرونی ماکاری کی دستیابی تھی خصوصاً اضافی اسٹیپوٹری ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) اختصاص (2.8 ارب ڈالر) اور ایک ارب ڈالر کے لیے یورو بانڈ کا ٹیپ اجراء۔ نتیجے کے طور پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.0 ارب ڈالر بڑھ گئے اور آخر ستمبر 2021ء تک 19.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

اگرچہ ذخائر کی صورت حال بہتر ہوئی تاہم جاری کھاتے میں ادائیگیوں کے دباؤ کے ساتھ آگے چل کر بلند مہنگائی کی توقعات کی وجہ سے ضروری تھا کہ پالیسی اور ضوابطی لیورز کی نئی سمت متعین کی جائے تاکہ مارچ 2020ء میں کووڈ 19 پھیلنے کے بعد سے حاصل ہونے والے معاشی فوائد کو مستحکم کیا جاسکے۔ ابھرتے ہوئے دباؤ کے جواب میں اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے اپنے ستمبر 2021ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 25 بیس پوائنٹس بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان واحد ابھرتی ہوئی منڈی نہیں ہے جس نے گرانی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے جواب میں زری پالیسی سخت کرنا شروع کی (شکل 1.4 الف)؛ بلکہ دیگر

فیصد ہو گیا۔ پست ماکاری ضروریات سے قطع نظر سہ ماہی کے دوران سرکاری قرض بڑھ گیا جس کا بڑا سبب نو قدر پیمائی نقصانات تھے۔

تاہم ان معاشی فوائد کو اجناس کی عالمی قیمتوں اور شپنگ کی لاگت میں نمایاں اضافے نے آزمائش میں ڈالا (شکل 1.3)۔ ساتھ ہی ملکی طلبی دباؤ بھی واضح ہو گیا۔

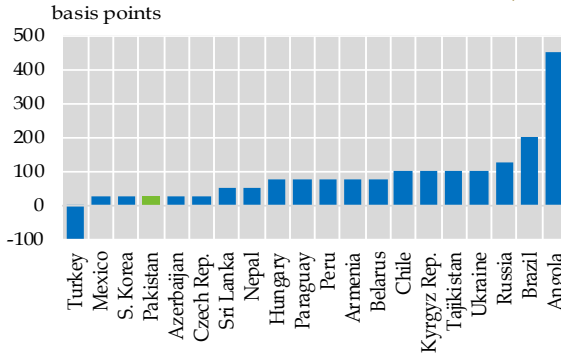
شکل 1.3: م 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں کی نمو



Source: World Bank

پاکستان میں پچھلے برس کی بہ نسبت رفتار کم ہونے کے باوجود عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.6 فیصد کی بلند سطح پر رہی جس میں بڑا کردار عالمی اجناس خصوصاً غذا اور توانائی کی بلند قیمتوں نے ادا کیا۔ عمومی مہنگائی میں سب سے زیادہ حصہ غذائی گروپ کا تھا جس کا سبب خوردنی تیل، پولٹری، گندم اور چینی کی قیمتوں میں بھاری اضافہ تھا۔ بہر کیف، بلند ملکی پیداوار نیز درآمد کے باعث تلف پذیر گروپ (جیسے تازہ سبزیاں) سے کچھ سہارا ملا۔ حکومت کی جانب سے سیلز ٹیکس کی شرح اور پیٹرولیم ڈولپمنٹ لیوی میں کمی کے ذریعے نرخوں میں اضافے کو کسی حد تک جذب کرنے کے فیصلے کے باوجود تیل کی بلند قیمتوں نے سہ ماہی کے دوران توانائی کی مہنگائی کے بلند اعداد و شمار میں کردار ادا کیا۔ اس دوران اجناس کی بلند قیمتوں کے ہمراہ معاشی رفتار بھی قوزی مہنگائی میں منعکس ہونے لگی اور وہ سہ ماہی کے دوران شہری علاقوں میں تھوڑی بڑھ گئی۔

شکل 1.4 ب: جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں پالیسی ریٹ میں تبدیلی



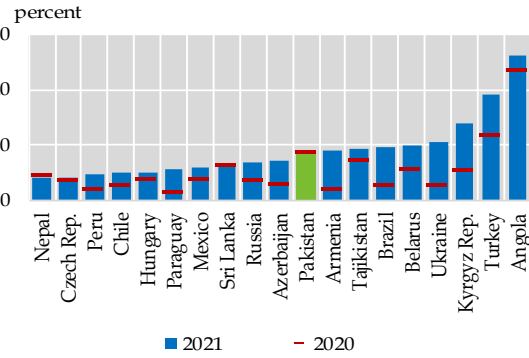
Source: Haver Analytics

معاشی استحکام کے حصول کے لیے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں بیان کردہ اصلاحات پر عمل کرنے کے علاوہ شعبہ جاتی سطح پر مسلسل اور مربوط پالیسیوں کی ضرورت ہے۔ ایک صنعت جسے طول مدتی پالیسی فوسس چاہیے خوردنی تیل کی ہے۔ ملک میں خوردنی تیل کی لگ بھگ 86 فیصد کھپت درآمدات سے ہوتی ہے۔ پام اور سویا بین آئل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے بیرونی کھاتے اور مہنگائی کی حرکیات پر سنگین اثرات کے پیش نظر اس رپورٹ میں پاکستان کے ملکی روغنی بیجوں کے شعبے پر ایک خصوصی سیکشن شامل کیا گیا ہے۔ اس سیکشن میں یہ بات اجاگر کی گئی ہے کہ اگرچہ ملک میں روغنی بیجوں کی ترقی کا حوالہ ماضی میں دور تک ملتا ہے یہاں تک کہ پہلے پنجابالہ منصوبے (60-1955ء) میں بھی، تاہم برسوں سے ایک بھرپور پالیسی اور اس پر عملدرآمد کے لیے اسی مقصد کے لیے مخصوص اور فعال ایجنسی کی عدم موجودگی نے بتدریج تسلسل سے درآمدات پر ملک کا انحصار بڑھایا ہے۔ اگرچہ اس سیکشن میں کہا گیا ہے کہ مختصر سے وسط مدتی مدت میں پاکستان میں پام کی کاشت کے امکانات بھرپور نہیں ہیں تاہم اگر پالیسی تعاون فراہم کیا جائے تو وسط مدت میں سویا بین بڑے پیمانے پر پیدا کیا جاسکتا ہے۔

معاشی منظر نامہ

تجربے کے مطابق حقیقی جی ڈی پی نمو مالی سال 22ء کے سابقہ اعلان کردہ حدود 4-5 فیصد کے اندر رہے گی جو حکومت کے 4.8 فیصد کے ہدف اور پچھلے سال کی عبوری نمو 3.9 فیصد کے مطابق ہے۔ توقع سے بہتر زرعی پیداوار اور بڑھتی ہوئی صنعتی

شکل 1.4 الف: جولائی تا ستمبر 2021ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مہنگائی کی شرح



Source: Haver Analytics

ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مرکزی بینکوں نے بھی اس سلسلے میں اقدام کرتے ہوئے شرح سود بڑھائی ہے (شکل 1.4 ب)۔

پالیسی ریٹ میں اضافے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے درآمدی رفتار کو قابو میں کرنے کے لیے کئی ضوابطی اقدامات بھی کیے۔ ان میں 114 غیر ضروری اشیا پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کرنا (جس سے اس شرط کے تحت آنے والی مجموعی اشیا 525 ہو گئیں) اور آٹو اور صارفی مالکاری کو سخت کرنے کے لیے محتاطیہ ضوابط میں تبدیلیاں شامل تھیں۔

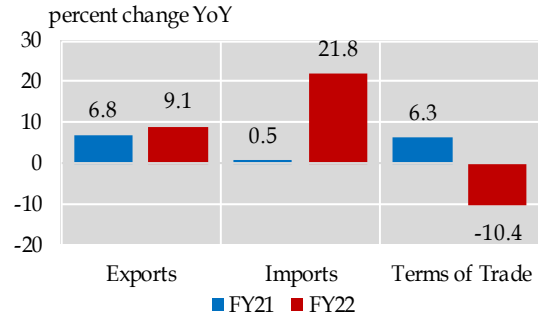
رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کی صورت حال واضح طور پر اجناس کی عالمی قیمتوں کے دھچکوں سے پاکستان کی اثر پذیری کو اجاگر کرتی ہے جس کا جزوی سبب ملکی محدود درآمدی بیس ہے۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات کو کپاس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے فائدہ ہوا تاہم پاکستان ان اشیا کی روز افزوں عالمی قیمتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکا جو وہ درآمد کیا کرتا تھا یعنی گندم اور چینی، بلکہ ملکی نرخوں میں استحکام لانے اور مقامی منڈی میں ان اجناس کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے انہیں درآمد کرنا پڑا۔ دوسری جانب، جیسا کہ پہلے مذکور ہوا، توانائی کی اجناس، خوردنی تیل اور فولاد کی بلند قیمتوں نے درآمدی ادائیگیوں کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ نتیجتاً اجناس کی قیمتوں کے دباؤ نے تجارتی توازن پر بڑا منفی اثر ڈالا جیسا کہ اس سہ ماہی کے دوران پاکستان کے بگڑتے ہوئے تناسب تجارت سے عیاں ہے (شکل 1.5)۔

حکومت کی طرف سے طے کردہ گندم کا ہدف، جو پچھلے سیزن کی پہلے ہی ریکارڈ پیداوار سے بلند تر ہے، پورا ہو جائے گا۔

سرگرمی کے ساتھ ان پہلوؤں کے شعبہ خدمات پر اثرات متوقع طور پر بلند نمو میں کردار ادا کریں گے۔

شکل 1.5: جولائی تا ستمبر میں پاکستان کے تناسب تجارت اور

برآمدات و درآمدات کی اکائی قیمتیں*



*YoY change in index levels

Source: Pakistan Bureau of Statistics

حکومت کا ہدف یہ ہے کہ ٹیکس نیٹ میں توسیع اور نمو کی جاری رفتار، جس سے ٹیکس وصولی بڑھے گی، کے ذریعے محاصل میں اضافہ کر کے مالی سال 22ء میں مالیاتی خسارے کو کم کر کے 6.3 فیصد تک لایا جائے جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 7.1 فیصد تھا۔ ترقیاتی اخراجات میں حالیہ مجوزہ کٹوتیوں، گاڑیوں اور پر تعیش اشیا پر اضافی ڈیوٹیوں اور وسیع ٹیکس مستثنیات کے خاتمے، سب سے مالیاتی پوزیشن مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔ اس دوران کمی کے حوالے سے مالیاتی منظر نامے کے خطرات میں معاشی سرگرمی میں سست روی شامل ہے جو ٹیکس محاصل پر اثر انداز ہوگی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاشی منظر نامے کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت ہے۔ ایک بڑی وجہ کووڈ کی نئی شکلوں کا سامنے آنا ہے جن کے اجناس کی عالمی قیمتوں، ترقی یافتہ معیشتوں میں پالیسی ریٹ کے راستے، اہم برآمدی منڈیوں میں طلبی حرکیات، رسدی زنجیر کے تعطل کی طوالت اور پاکستانی شہریوں کے بین الاقوامی سفر کے لیے براہ راست مضر اثرات ہیں، جو جاری کھاتے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر برقی کووڈ شکلوں بشمول ڈیلٹا اور اومی کروں کی دریافت کے بعد تیل کی قیمتوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔¹ اس کے علاوہ افغانستان میں ابھرتی ہوئی صورت حال غیر یقینی کیفیت کی ایک اور وجہ ہے۔

پورے مالی سال 22ء کے لیے اسٹیٹ بینک کا عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تخمینہ یہ ہے کہ یہ مالی سال 21ء کے 8.9 فیصد سے زیادہ رہے گی۔ خطرات کا رجحان اضافہ کا ہے، جس کا سبب پاکستان کی درآمد کردہ اجناس بشمول توانائی (تیل، کونلہ اور ایل این جی) اور غیر توانائی اشیا (دیگر کے علاوہ خوردنی تیل، کپاس اور فولاد) کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زیادہ اضافہ ہے۔ مزید تحریک سرکاری نرخوں بشمول بجلی کے ٹیرف اور ٹرانسپورٹ ایندھن پر ٹیکس (جی ایس ٹی اور پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی) میں ممکنہ اضافے نیز اب تک پاکستانی روپے کی قدر کی منتقلی سے ملی ہے۔ جیسا

ستمبر اور اس کے بعد زری پالیسی موقف میں تبدیلی، جس کے نتیجے میں پالیسی ریٹ میں (نومبر تک) 175 بیسیس پوائنٹس اضافہ ہوا ہے اور دیگر پالیسی اقدامات کیے گئے ہیں، جیسے آٹو اور صارفین کی ماکاری کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی اور کمرشل بینکوں کے لیے نقد محفوظ کی شرح میں ایک فیصدی درجے کا اضافہ، تخمینے کے مطابق صنعتی نمو کی رفتار پچھلی توقعات کی نسبت تھوڑا کم کرے گی۔ مزید برآں، توقع ہے کہ قرضے کی مجموعی صورت حال پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد کسی قدر سخت ہوگی۔ تاہم اہم برآمدی صنعتیں، خصوصاً ٹیکسٹائل اور چاول، اس اثر سے بڑی حد تک محفوظ رہیں گی جس کا سبب اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں تک ان کی رسائی برقرار رہنا ہے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے کے باوجود ان نو ماکاری اسکیموں پر مارک اپ ریٹس چلی سطح پر ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے۔ توقع ہے کہ صنعتی سرگرمی میں تھوڑی سی سست روی کی تلافی حوصلہ افزا رعی کارکردگی سے ہو جائے گی، اور اس توقع کی بنیاد خریف کی اہم فصلوں کے اب تک کے تخمینے اور یہ مفروضہ ہے کہ

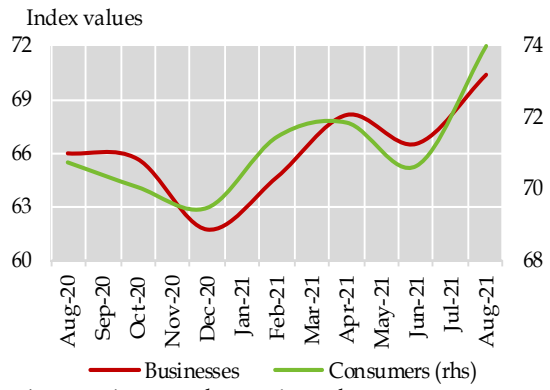
¹ عرب لائٹ خام تیل کی قیمتیں 9 نومبر 2021ء کو 86.1 ڈالر فی بیرل تک پہنچنے کے بعد (2 دسمبر 2021ء کو) 71.7 ڈالر تک گر گئیں اور پھر تھوڑی سی بحال ہوئیں۔ یہ بڑی کمی جنوبی افریقہ میں کووڈ کی شکل امی کروں کے سامنے آنے سے متعلق تشویش کے باعث پیدا ہوئی جسے ابتدا میں ڈیلٹا سے زیادہ متعدی سمجھا گیا تھا۔

عالمی قیمتوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بنا پر توقع سے زیادہ تجارتی خسارہ ہے۔ اگرچہ پالیسی ریٹ میں حالیہ ردوبدل درآمدی طلب کو کسی قدر قابو میں کرے گا تاہم درآمدی ادائیگیوں کا دباؤ متوقع ہے جس کا سبب سرمایہ جاتی اشیا کی درآمدات اور کووڈ 19 ویکسین درآمد کرنے کی مسلسل ضرورت ہے۔ اگرچہ برآمدی وصولیاں بڑھنے کا تخمینہ ہے تاہم اس کا امکان نہیں کہ وہ درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کی تلافی کر دیں گی۔ دوسری جانب جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے خطرات زیادہ تر اجناس کی عالمی قیمتوں اور کرائے بھائے کی لاگت میں بڑی کمی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم از خود مستحکم ہوتے ہوئے روپے کے ہمراہ ضروری زری سختی کے پیش نظر بیرونی کھاتہ متوقع طور پر قابو میں رہے گا۔

مزید برآں، ملک کی فنانسنگ کی ضروریات یعنی متوقع جاری کھاتے کا خسارہ اور قرض کی آئندہ ادائیگیاں دستیاب رقوم سے مکمل طور پر پوری ہونے کا تخمینہ ہے۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں آئی ایم ایف بورڈ کی جانب سے اسٹاف کی سطح کے معاہدے کی منظوری لگ بھگ ایک ارب ڈالر کی آئی ایم ایف کی براہ راست فنانسنگ کا دروازہ کھول دے گی اور دیگر کثیر فریقی قرض دہندگان کے ساتھ رابطہ کاری میں سہولت پیدا کرے گی۔ سعودی فنڈ فار ڈویلپمنٹ کی جانب سے 3 ارب ڈالر ڈپازٹ کے علاوہ حکومت کی طرف سے ریاستی صکوک کا ایک مجوزہ اجراء اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مزید بڑھانے میں مدد دے گا۔

کہ اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف اور اعتماد کاروبار سرویز سے ظاہر ہوتا ہے، اس دباؤ نے صارفین اور کاروباری اداروں کی تعین نرخ کی توقعات میں بھی نفوذ کرنا شروع کر دیا ہے (شکل 1.6)۔ اس کے برعکس مہنگائی میں کمی کے نمایاں خطرات میں تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی اور زری و مالیاتی پالیسیوں کے معمول پر آنے کے دوران صنعتی سرگرمیوں میں توقع سے بڑھ کر اعتدال شامل ہیں۔

شکل 1.6: صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی سے متعلق توقعات*



*expectations over the next 6 months

Source: State Bank of Pakistan

بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کا خسارہ بھی پچھلے برس کی سطح جی ڈی پی کے 0.6 فیصد سے بڑے فرق سے متجاوز ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جس کا بنیادی سبب اجناس کی